# سوال

کیا آدمی کے لیے اپنی مطلقہ عورت کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہنا ممکن ہے تاکہ اولاد کی حفاظت اور دیکھ بھال ہوسکے ؟

# جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے چاہے وہ تیسری طلاق ہو یا پہلی یا دوسری اور اس کی عدت گزر جائے تو وہ عورت اس شخص کے لیے اجنبی بن جاتی ہے، اس کے ساتھ خلوت کرنا اور اسے چھونا اور اسے دیکھنا حلال نہیں ہوگا

ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بلاشک وشبہ ان شرعی امور کا التزام کرنا بہت مشکل ہے، کہ خلوت نہ ہو اور وہ پردے کا التزام کرے جس طرح باقی سب غیر محرم عورتیں کرتی ہیں لیکن اگر گھر اتنا کھلا اور وسیع ہو اور عورت کے لیے ایک حصہ خاص کرنا ممکن ہو کہ اس کا راستہ بھی علیحدہ ہو اور وہاں مرد کا کوئی دخل نہ ہو تو پھر ہو سکتا ہے، لیکن اگر وہ ایک ہی گھر میں ہوں اور اس میں داخل اور خارج ہونے کا راستہ بھی ایک ہی ہو تو اس حالت میں مندرجہ بالا امور کا التزام کرنا بہت مشکل ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"تین طلاق شدہ عورت آدمی کے لیے بالکل اجنبی ہے جس طرح باقی سب عورتیں اجنبی ہیں، اس لیے کسی بھی اجنبی عورت کی طرح نہ تو آدمی اس سے خلوت کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کو دیکھ سکتا ہے جو کسی بھی اجنبی عورت سے دیکھنا جائز نہیں " انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (349/3).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

میرے والد صاحب بیمار ہو کر ہاسپٹل داخل ہوگئے اور جب ہاسپٹل سے فارغ ہوئے تو انہیں ایک اور بیماری نے آ لیا جس سے پنڈلی ضائع ہو گئی، اللہ کی قضاء وقدر پر الحمد للہ پھر وہ فالج کا شکار ہو گئے اور بیٹھنے سے عاجز ہو گئے، اب میں میرے پاس گھر میں ہیں

اور میری والدہ کو طلب کیا جو کہ ابھی ان کے نکاح میں ہی تھی اور اسے کہنے لگے : تجھے طلاق، اور اس سے معافی مانگی اور کہنے لگے میں نے بھی تجھے معاف کیا، والدہ اب تک اسی گھر میں ہے اور والد کی دیکھ بھال کرتی ہے؛ کیونکہ وہ بیت الخلاء جانے سے قاصر ہیں، اور کھانا بھی والدہ ہی کھلاتی ہیں کیونکہ ہم ملازمت کرتے ہیں، اس کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" اگر تو یہ طلاق تیسری ہے تو آپ کی والدہ کے لیے اس کے ساتھ رہنا اور اس سے پردہ نہ کرنا اور اس کے ساتھ رہنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ اس کے لیے اجنبی ہے، لیکن اگر یہ مذکورہ طلاق پہلی یا دوسری طلاق ہو تو یہ رجعی طلاق کہلاتی ہے اور عدت کے اندر اندر خاوند کو بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور اسے وہی کچھ حاصل ہوگا جو بیویوں کو ہوتا ہے لہذا وہ آپ کے والد کی خدمت کر سکتی ہے، اور اس کے ساتھ رہ سکتی ہے

اور جب عدت ختم ہو جائے اور خاوند اسے الفاظ کے ساتھ یا پھر وطئ و جماع کر کے رجوع نہ کرے تو وہ اس کے لیے اجنبی بن جائیگی، اور عدت کے بعد اس کے لیے اس کے ساتھ خلوت کرنا اور رہنا جائز نہیں، الا یہ کہ نیا نکاح ہو سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (226/20).

والله اعلم

الاسلام سوال و جواب

**89979**